سنین ۔" (ابوداؤد) وقال فیہ" وأنا ابن سبع سنین او ثمان سنین ۔"
ولاحمد وابی داؤد" فما شہدت مجمعا من جرم الا کنت
اما مھم الی یومھم ھذا ۔" (نیل الاوطار باب ماجاء فی امامۃ
الصبی ص۱۸۰ ج ۳)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نابالغ لڑکا دوسرے بڑے افراد کے مقابلہ میں زیادہ عالم ہو اور پھر وُہ صاحبِ تمیز بھی ہو تو بلا شبہ اس کی امامت جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب!

۳۔ آپ نے تنخواہ کے اضافے اور دوسرے الاؤنسز کے حصول کے لیے ہڑتالوں اور جلوسوں کی شرعی حیثیت معلوم کرنی چاہی ہے، لیکن آپ کو یہ سوال اس وقت کرنا چاہیے تھا جبکہ ملک میں اسلام کا معاشی، اقتصادی نظام نافذ ہو جاتا۔ کیونکہ اس سوال کا تعلق اسلام کے معاشی اور اقتصادی نظام کے ساتھ ہے اور بدقسمتی سے ملک میں ابھی تک اسلام کا معاشی اور اقتصادی نظام نافذ نہیں۔ لہٰذا یہ سوال قبل از وقت ہے۔ اس وقت ملک میں جہاں سرمایہ داری، بنکاری، رشوت خوری، ایسی لعنتیں اپنے عروج پر ہیں، وہاں ان ہڑتالوں اور جلوسوں کو بھی برداشت کرنا ہوگا کہ ان سب کا تعلق ایک ہی ذہنیت کے ساتھ ہے جسے مادہ پرست ذہنیت کہا جاتا ہے۔

بہرحال شرعی لحاظ سے اس کے بارے میں جو کچھ بھی ہو، اس سے قطع نظر یہ بات ہر ایک ملازم اور مزدور اچھی طرح جانتا ہے کہ جب کوئی آدمی حکومت کے مقررہ مشاہرہ پر ملازمت اختیار کرتا ہے تو وُہ دراصل حکومت کے ساتھ یہ معاہدہ کرتا ہے کہ میں حکومت کا وفادار رہوں گا، اور اپنے فرائضِ منصبی کو باحسن وجوہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ معاہدہ تب ہی پورا ہو سکتا ہے۔ جب مزدور یا ملازم ہڑتالوں اور جلوسوں کے خبط کو اپنے ذہن سے نکال کر پرے جھٹک دے ورنہ معاہدہ کی خلاف ورزی لازم آئے گی۔ لہٰذا ایسی صورت میں اخلاقاً بھی ہڑتال اور جلوس ایک جرم بن کر رہ جاتا ہے۔ مگر افسوس

بھڑا کر دیا گیا ہے۔ غریب اور امیر کی سرد جنگ کو جس طرح مہمیز لگائی جا رہی ہے، اپنے جھوٹے سچے اور جائز اور ناجائز مطالبات کے حصول کے لیے جس طرح ہڑتالوں اور تالہ بندیوں کا بے ہنگم رواج ہوتا جا رہا ہے حکومت اور قوم دونوں کے لیے ہی کچھ اچھی فال نہیں اس لیے ہمارے خیال میں ملک کی معاشی ابتری کا واحد حل یہ ہے کہ بغیر

کسی تاخیر کے ملک میں اسلام کا مکمل معاشی اور اقتصادی نظام نافذ کر دیا جائے تاکہ ملک مزید معاشی بحرانوں سے محفوظ ہو جائے۔

## سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ طوطی حلال پرندہ ہے یا حرام؟ بینوا توجروا!

(الحافظ محمد خاں، مکان نمبر ۲۶، گلی نمبر ۲ عبداللہ کالونی سرگودھا شہر)

## الجواب ومنه الصدق والصواب:

طوطی یا دوسرے پرندوں کے حلال وحرام ہونے کے بارے میں یہ ضابطہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وہی پرندہ حرام ہو گا جس کے بارے میں کتاب وسنت میں نص موجود ہو، یعنی اس کا نام لے کر اسے حرام کہا گیا ہو، مثلاً کوا، گدھ وغیرہ یا وہ پرندہ جو "کل ذی مخلب من الطیر" کے عام ضابطے میں آتا ہو۔ یعنی ہر وہ پرندہ حرام ہو گا جو پانچے کے ساتھ شکار کرتا ہو یا پھر وہ پرندہ حرام ہو گا جس کو شرعاً مار دینے کا حکم موجود ہے۔ اس ضابطہ کو ذہن میں رکھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ طوطی کے بارے میں شریعت میں ایسا حکم موجود نہیں جس میں اس کے نصاً حرام یا اس کے مار دینے کا ذکر موجود ہو، اور یہ بات متحقق اور طے شدہ ہے کہ طوطی ذی مخلب بھی نہیں یعنی پانچے سے شکار نہیں کرتا۔ ہاں پانچے میں دبا کر کھاتا ضرور ہے۔ بہر حال "حیواۃ الحیوان للعلامہ الدمیری" میں طوطی کے بارے میں اختلاف مذکور ہے۔ بعض کے نزدیک حلال ہے اور بعض کے نزدیک حرام۔ مگر حرام والا قول چنداں قوی نہیں۔ حلال والا قول قوی اور صحیح ہے۔ مزید تفصیل ابن قدامہ کی المغنی اور دوسری کتب متعلقہ میں ملاحظہ فرمائیں، احقر کے نزدیک طوطی حرام نہیں۔ والعلم عند اللہ تعالیٰ وہو اعلم بالصواب۔!

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علماء اہل حدیث اس مسئلہ میں کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے آگے کا آدمی نماز سے فارغ ہو چکا ہے۔ کیا نماز سے فارغ شدہ آدمی اُٹھ کر جا سکتا ہے، یا کہ وہیں بیٹھا رہے؟ آپ نمازی کے آگے سے گزرنے کی حد ذکر کر کے بتائیں کہ اُٹھ کر جانے والا آدمی اس حد سے گزرنے والا تو شمار نہیں ہو گا؟

(حافظ محمد خاں مکان نمبر ۲۶، گلی نمبر ۲۔ عبداللہ کالونی، سرگودھا شہر

**الجواب ومنه الصدق والصواب:** واضح ہو کہ نماز کا مسئلہ انتہائی اہم اور حد سے زیادہ احتیاط کا

(بقیہ ص ۲۵)